محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی، واصلاحی

ماہنامہ مجلّہ

المحمدیہ

حاصل پور

نگران اعلیٰ: حافظ رضاء اللہ رؤف

ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلپوری

بیاد

حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ

مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ

حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ

شمارہ نمبر 11

جمادی الاولیٰ 1436ھ مارچ 2015ء

- آخلاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- پڑوسی سے حسن سلوک کرو
- ۸ مارچ، خواتین کا عالمی دن
- سید الملائکہ کی سید الانبیاء کو نصیحتیں

ناشر

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور

0301-6131916 - 0313-2501221

العلماء والمحدثین

از قلم .....محمد ارشد کمال

وفات مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ.....: آپ کا نام محمد اسماعیل بن ابراھیم ہے۔سلف صالحین کی نسبت سے ''سلفی'' کہلائے۔آپ کا شمار جماعت اہل حدیث کے ممتاز علماء کرام میں ہوتا ہے۔۱۳۱۴ھ بمطابق ۱۸۹۵ء کو تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کے قصبہ ''ڈھونیکی''میں پیدا ہوئے۔حصول علم کے لیے سیالکوٹ ،دہلی اور امرتسر کا سفر کیا۔آپ کے معروف اساتذہ میں حافظ عبدالمنان وزیر آبادی،مولانا ابراھیم سیالکوٹی کے نام آتے ہیں۔تبلیغ دین کے لیے گوجرانوالہ کو مرکز تبلیغ بنایا۔آپ کے شاگردوں میں مولانا محمد حنیف ندوی،ابو یحیٰی امام خاں نوشہروی،مولانا خالد گرجاکھی،حافظ عبدالمنان نور پوری،حکیم محمود سلفی اور مولانا محمد اسحاق بھٹی شامل ہیں۔آپ نے درس و تدریس اور وعظ وتبلیغ کے ساتھ ساتھ ملکی وقومی تحریکات میں بھی حصہ لیا اور اس سلسلے میں کئی بار جیل کی یاترا بھی کرنا پڑی۔جماعت اہل حدیث کے لیے آپ کی گرانقدر خدمات ہیں۔جماعت کو منظم وفعال بنانے میں آپ کی مساعی جمیلہ کا بڑا عمل دخل ہے۔مولانا داؤد غزنوی کی امارت میں آپ ناظم اعلیٰ اور بعد میں امارت کے منصب پر فائز ہوئے۔آپ نے چند علمی کتابیں بھی لکھیں۔جن میں مشکوۃ المصابیح (ربع اول) کا ترجمہ،رسول اکرم ﷺ کی نماز اور حجیت حدیث وغیرہ شامل ہیں۔۲۵ ذی القعدہ ۱۳۸۷ھ بمطابق ۲۰ فروری ۱۹۶۸ء منگل کے دن عصر کے بعد وفات پائی۔مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کا جنازہ جناح سٹیڈیم میں حضرت مولانا حافظ محمد یوسف گکھڑوی رحمہ اللہ نے بڑے پر رقت انداز میں پڑھایا' سارا سٹیڈیم لوگوں سے بھرا پڑا تھا' گوجرانوالہ کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا جنازہ ہے سچ فرمایا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے:((الفرق بيننا وبينهم فى الجنائز)) اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین!

[بحوالہ: مخدوم العلماء مولانا محمد اسماعیل سلفی:۳۳]

قرآن وسُنّت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

ماہنامہ مجلّہ

المحمدیہ

حاصل پور

جلد نمبر 1

شمارہ نمبر 11

جمادی الاولیٰ 1436ھ

مارچ 2015ء

چیف ایگزیکٹو: میاں شعیب انجم

چیف ایڈیٹر: مجیب الرحمن سیاف

سب ایڈیٹر: عبدالشکور فائق

لیگل ایڈوائزر: توقیر احمد گل (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

معاون ایڈیٹر: زاہد محمود نیازانی، قاری عثمان فاروق

مجلس ادارت

الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ (میاں چنوں)

مولانا عبداللہ چشتی حفظہ اللہ (بہاولنگر)

مولانا عبدالقدوس (چشتیاں)

مولانا عبدالحی عابد حفظہ اللہ (ملتان)

حافظ ادریس ضیاء حفظہ اللہ (وہاڑی)

مولانا غلام اللہ حفظہ اللہ (میلسی)

مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ (ملتان)

مولانا اقدس الٰہی حفظہ اللہ (لاہور)

مولانا زبیر گورداسپوری حفظہ اللہ (بورے والا)

مولانا اسماعیل عتیق حفظہ اللہ (وہاڑی)

مجلس مشاورت

حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

مولانا محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

مولانا رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

مولانا حافظ عمران عریف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

پروفیسر حافظ سعید کلیروی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

مولانا ریاض الرحمن حفظہ اللہ (فورٹ عباس)

مولانا زاہد ارشاد حفظہ اللہ (وہاڑی)

مولانا ابوبکر طارق حفظہ اللہ (گاگومنڈی)

خط وکتابت

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر

جالندھر کالونی وہاڑی روڈ

حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

زرتعاون

ماہانہ ..... 20 روپے

سالانہ ..... 240 روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل، فیس بک:

Hasalpuri@gmail.com

Muhammadia.irc@gmail.com

مجلّہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:

Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

سرکولیشن مینیجر

زبیرالرحمن حاصلپوری

0313-2501221

062-2442916

نوٹ:

مجلّہ المحمدیہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن مینیجر کے نمبر پر کال کیجیے۔

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

نمونہ نمائندہ حاصل پور

محمد عمران حاصل پوری

0321-7592205

0306-8917086

آئینہ مضامین

درس قرآن	اُخلاقِ رسول ﷺ	ابوعبدالرحمٰن شاکر	3
درس حدیث	پڑوسی سے حسن سلوک کرو	ابوعبدالرحمٰن شاکر	5
فقہ وفتاویٰ	اَحکام مسائل	الشیخ عبداللطیف	7
حقوق نسواں	۸ مارچ، خواتین کا عالمی دن	محمد عظیم حاصل پوری	10
الادب	سید الملائکہ کی سید الانبیاء کو نصیحتیں	مجیب الرحمٰن سیاف	21
تراشے	سنہری SMS	میاں شہباز شاکر	32

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 | گوجرانوالہ: رانا نثار احمد 0302-8649227 | گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 | گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 | رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 | وزیر آباد: اسامہ اشرف 03066284139 | ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 | چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 | میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 | وھاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 | ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 | فورٹ عباس: ریاض الرحمٰن کھچی والا: ابواسامہ ضیاء الرحمٰن 03007435242 0302-4400210

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمٰن 03007851291 | میلسی: مولانا ضیاء الرحمٰن 03369752963 0302-6256749

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن

اَخلاقِ رسول ﷺ

ابو عبدالرحمٰن شاکر

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾

''بلاشبہ آپ ﷺ خلق عظیم کے مالک ہیں''۔ نوح (٦٨/ ٤)

عادات حسنہ پیدا کرنے اور عادات رذیلہ دور کرنے کو اَخلاق کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی جناب محمد ﷺ کو مکارم اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر فائز فرمایا تھا۔

کسی نے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

((كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن))

''کہ آپ ﷺ کا اخلاق قرآن ہے''

مسند احمد(٦ / ٩١)(٢٤٦٤٥)وشعب الایمان(١/ ٢٠٦) صحیح

ایک دفعہ نبی ﷺ طائف تشریف لے گئے۔ یہ مکے سے تقریباً ساٹھ میل دور ہے۔ آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے غلام زید بن حارثہ بھی تھے۔ آپ نے طائف والوں کو توحید کی دعوت دی لیکن طائف والوں نے آپ ﷺ کو پتھروں اور گالیوں سے دھتکار دیا اور اوباش بچوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ وہ آپ کو گالیاں دیتے پتھر مارتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کا جسم اطہر لہولہان ہو گیا۔ ایسے موقع پر بھی رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ نہ کہا، بلکہ ان کے لیے دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِىْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْن))

''اے اللہ! میری قوم کو ہدایت نصیب فرما، بلاشبہ یہ مجھے نہیں جانتی''۔

مسند احمد (١/ ٣٨٠) الشفاء لقاضی عیاض (ص/ ٤٧) دارمی (٢٤٧١).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلا جا رہا تھا اور آپ ﷺ کے اوپر

ایک موٹے کنارے والی چادر تھی ایک دیہاتی آپ ﷺ کو ملا اور آپ ﷺ کی چادر کو سختی کے ساتھ پکڑا کر کھینچا پس میں نے نبی کریم ﷺ کے کندھے کی جانب دیکھا تو چادر کے کنارے سختی کے ساتھ کھینچنے کی وجہ سے اس میں نشان پڑ گئے تھے پھر اس دیہاتی نے کہا: ''اے محمد ﷺ! تیرے پاس جو اللہ کا مال ہے اس میں سے میرے لیے بھی حکم دے''

((فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعِطَاءٍ))

''آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے پھر آپ ﷺ نے اسے دینے کا حکم فرمایا''

صحيح بخاری ، اللباس ، باب البر ود والحبرة والشمله (٥٨٠٩)

آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس بات کی اکثر نصیحت کیا کرتے تھے کہ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

''(اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ اور اگر خطا ہو جائے تو فوراً نیکی کر وہ گناہ کو ختم کر دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آ''۔

ترمذی ، (١٩٧٨) وقال حديث حسن صحيح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''یقیناً تم اپنے مالوں کے ذریعے لوگوں پر نہیں چھا سکتے ان پر چھانے کے لیے کشادہ روئی اور حسن خلق کی ضرورت ہے''۔

ابو یعلیٰ (٦٥٥٠) وبزار فی کشف الاستار (١٩٧٧) والحاکم (١/ ١٢٤) حسن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ مومن اپنے حسن اخلاق کی بدولت رات کا قیام کرنے والے اور دن کا روزہ رکھنے والے کے مقام کو پا لیتا ہے''

ابوداؤد ، الأدب ، باب فی حسن الخلق (٤٧٩٨) صحيح

درس حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پڑوسی سے حسن سلوک کرو

ابوعبدالرحمٰن شاکر

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ))

''مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی ہمیشہ تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ اسے وراثت میں شریک ٹھہرادیں گے۔''

صحیح بخاری ، الادب ، باب الوصیة بالجار (٦٠١٤، ٦٠١٥)

حدیث مبارکہ میں ہمسائے سے اچھا سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ پڑوسیوں کے مزید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک حق بیان فرمائے ہیں۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

''فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے، رات کو قیام کرتی ہے اور اپنے ہمسائے کو تکلیف دیتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ آگ میں ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک دوسری عورت فرض نماز پڑھتی ہے اور پنیر کے کچھ ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں دیتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ جنت میں ہے۔''

مسند احمد (٩٦٧٣) و شعب الایمان (٩٥٤٦)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَايُؤْمِنُ ، وَاللّٰهِ لَايُؤْمِنُ ، وَاللّٰهِ لَايُؤْمِنُ ، قِيْلَ : وَمَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :اَلَّذِيْ لَايَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ))

''اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، عرض کیا گیا اللہ کے رسول کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کی شرارتوں سے اسکا پڑوسی محفوظ نہ

ہو۔''

صحیح ، بخاری ، الادب ، باب اثم من لایامن جارہ بؤایقہ . . (٦٠١٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے مسلمانوں کی عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کیلئے ہدیہ کمتر نہ سمجھے اگر چہ وہ ہدیہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔''

صحیح بخاری ، الادب ، باب تحقرن جارۃ لجارتھا(٦٠١٧)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِه ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِه))

''سب سے بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہے، سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔''

جامع ترمذی ، البر وصلة ، باب ماجاء فی حق الجوار(١٩٤٤) حسن

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو صحابہ نے حضور کے وضو کے پانی کو اپنے جسم پر ملنا شروع کر دیا نبی نے یہ دیکھ کر فرمایا:

''تم یہ جو کچھ کر رہے ہو اس کا سبب کیا ہے...؟''

انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت اس کا باعث ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کریں تو اس کو چاہیے کہ جب بولے تو سچ بولے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس امانت کو ادا کرے اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھی ہمسائیگی کا ثبوت دے''

البیھقی فی شعب الایمان(٢/ ٢١٠)(١٥٣٣)والصحیحة(٢٩٩٨)حسن

فقہ وفتاویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أحکام ومسائل

الشیخ عبداللطیف حفظہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ بہاولپور)

زینت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔قدرتی فطری یا پیدائشی زینت اور حسن و جمال مثلا: چہرہ، چھاتی، بازو اور دوسرے تمام وہ اعضاء جو باعثِ جنسی قسم ہیں۔

۲۔مصنوعی جیسے سرمہ، کاجل، لپ اسٹک، لیپ پاؤڈر، بالیاں، ناک کا ہیرا، گلے کا ہار وغیرہ۔

اور اس آیت کریمہ میں دونوں قسموں کے حسن و جمال اور زینت کا اظہار کرنے سے منع کیا ہے۔اور جو زینت خود بخود ظاہر ہو اس سے مراد وہ زینت ہے جسکا چھپانا ممکن نہ ہو۔جیسے کپڑے اور گاؤن وغیرہ کی زینت کہ اسے چھپانا ممکن نہیں گویا اس آیت میں زینت کا اظہار اور زینت کا ظاہر ہونا میں فرق واضح کیا گیا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ سے مراد ثیاب یعنی کپڑے ہیں۔ (تفسیر طبری تحت الآیۃ(۱۹/ ۱۵۵))

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو روایت مروی ہے کہ ﴿إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ سے مراد ہاتھ اور چہرہ ہے اسکا معنی یہ ہے کہ چہرہ ہاتھ خاوند کے علاوہ اپنے محرموں کے سامنے بھی ظاہر کرسکتی ہے اس طرح سرمہ، مہندی، بالیاں، کنگن ہار وغیرہ بھی محرموں کے سامنے ظاہر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔مگر اس کا یہ معنی نہیں کہ چہرہ اور ہاتھ اجنبیوں کے سامنے کھول سکتی ہے جیسا کہ پہلے طبری کے حوالے سے گزر چکا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ عورتیں گھروں سے سوائے ایک آنکھ کے باقی چہرہ ڈھانپ کر نکلیں۔یعنی جن اعضاء کو وہ عورت محرم لوگوں کے سامنے کھلا رکھ سکتی ہے۔یعنی چہرہ ہاتھ وغیرہ اگر وہی غیر محرم اور اجنبی لوگوں کے سامنے بھی کھلا رکھ سکتی ہے تو فلاں فلاں لوگوں کے سوا دوسرے لوگوں پہ اپنی زینت ظاہر نہ کرنے کا مطلب کیا ہے۔؟ حافظ عبدالسلام بن محمد اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾ ''وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں۔'' گریبان پر پہلے ہی قمیص کا کپڑا موجود ہوتا ہے اس کے باوجود اس پر اوڑھنی کا حکم دیا ہے اب چہرے کے پردے کے منکر خود بھی غور فرمائیں کہ عورت کے حسن و جمال کے اصل مرکز چہرے کو مع سرمہ و زیور تو کھلا رکھنے کی اجازت دے دی گئی جو مرد کے لیے سراسر فتنہ ہے اور سینہ جس پر قمیص بھی تھی اسے مزید اوڑھنی کے ساتھ ڈھانپنے کا حکم دیا گیا۔

طبری نے اپنی حسن سند کے ساتھ بھی ابن ابی طلحہ کے طریق سے ابن عباس سے ایک قول نقل کیا ہے جو اللہ کے فرمان ﴿أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾ کے متعلق ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ تو وہ آدمی ہے جو کچھ لوگوں کے ساتھ رہتا ہے اور عقل کا بدھو ہے نہ اسے عورتوں کی پرواہ ہے نہ ان سے کوئی جنسی حاجت، تو وہ زینت جو ان لوگوں کے سامنے کھول سکتی ہے وہ اسکی بالیاں، ہار اور کنگن ہیں، رہی اسکی پازیب' بازو سینہ اور بال تو وہ صرف خاوند کے سامنے کھول سکتی ہے۔ (طبری: ۲۶۱۹۴)

﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِن﴾ میں پاؤں کو زور سے زمین پر مارنے سے منع کیا ہے کہ مردوں کو ان کے زیور کی آواز سے شہوانی خیال پیدا نہ ہو اب ایک عورت جو معلوم نہیں جوان ہے یا بوڑھی خوبصورت ہے یا بدصورت اسکی پازیب کی آواز دلوں میں خرابی پیدا کرتی ہے اور اسے چھپائے رکھنے کا حکم ہے تو چہرہ جس پر کسی عورت کے خوبصورت ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ ہوتا ہے وہ کھلا رکھنا کیسے جائز ہوگا۔ (تفسیر القرآن الکریم ۳/ ۱۰۸، ۱۰۹)

اس طرح ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾ کی دلالت اولی سے چہرے کا پردہ ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

﴿يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلَ، لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَ مُرُوطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا﴾

''اللہ تعالیٰ پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں پر رحم کرے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ''اور وہ اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھا کریں۔'' نازل کی تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں۔''

(صحیح بخاری، التفسیر، باب قوله:ولیضربن بخمرهن علی ---(٤٧٥٨)

اس پر ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔(فاختمرن ای غطین وجوههن)''فاختمرن سے مراد کہ انہوں نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا۔ (فتح الباری ٨/ ٤٩٠)

صاحبِ تفسیر ابن کثیر نے لکھا ہے کہ جیسے ہی کوئی انصاری صحابی اپنی بیوی، بیٹی، بہن یا رشتہ دار خواتین میں سے کسی کو جا کر یہ (سورۃ النور کی آیت ،٣١) سناتا تو سنتے ہی وہ خاتون اٹھتی اور اپنے اوپر ایک موٹی چادر اوڑھ لیتی، حالانکہ اس وقت انہیں گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت درپیش نہ ہوتی، وہ صرف اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کے لیے ایسا کرتی۔

(تفسیر ابن کثیر (٣/ ٢٨٤)و فتح الباری (٨/ ٤٩٠) جاری ہے---

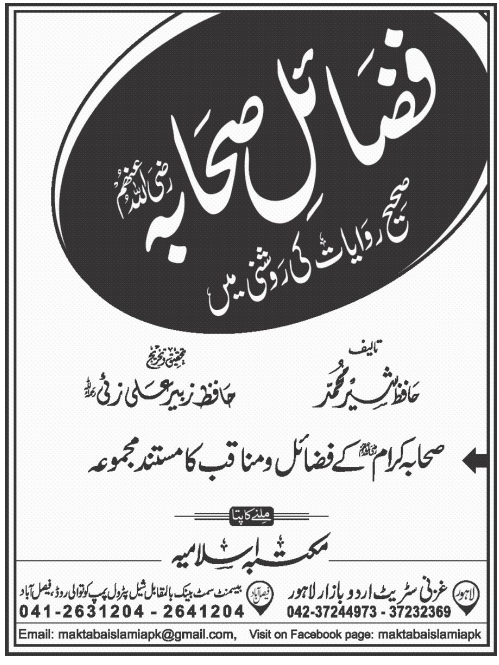
فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم
صحیح روایات کی روشنی میں
تالیف
حافظ شیر محمد
مجتہد تخریج
حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب کا مستند مجموعہ
ملنے کا پتا
مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369
ہیمنٹ سٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد
041-2631204 - 2641204
Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

حقوق نسواں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸ مارچ، خواتین کا عالمی دن

تحریر..... محمد عظیم حاصل پوری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ . (البقرۃ:۲۲۸)

''ان عورتوں کے لیے بھی ایسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ ان پر مردوں کے حقوق ہیں۔''

۸ مارچ کو خصوصا اور وقتاً فوقتاً عموماً عورتوں کے حقوق کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے۔ اگرچہ نام تو ''عورتوں کے حقوق'' کا ہی لیا جاتا ہے مگر اس کے پس پردہ وہ خطرناک عزائم ہیں یورپ جنھیں مشرقی دنیا میں خاص طور پر اسلامی ممالک میں پروان چڑھانا چاہتا ہے اگر ہم اس دن کے مطالبات، طریقہ کار، جلسے، جلوسوں اور مختلف پروگراموں کا بغور جائزہ لیں تو یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ ہماری عورتوں کو بہت بڑا دھوکہ دینے کی کوشش کی جارہی ہے اور انھیں غلاظت کے اس گڑھے میں اتارنے کی سعی کی جارہی ہے جہاں سے مغربی عورت کا نکلنا محال ہو چکا ہے۔

پاکستان میں حقوق نسواں کی علمبردار تنظیمیں عورتوں کے حقیقی مسائل سے قطع نظر مغرب کی نقالی کی کوشش کررہی ہیں وہ پاکستانی عورتوں کو اس بربادی میں اتارنا چاہتی ہیں جس میں یورپ سرتاپاؤں دھنس چکا ہے۔ یورپی معاشرہ کو اس تحریک نے کوئی فائدہ تو نہیں پہنچایا البتہ وہاں کے خاندانی نظام کو تباہی و بربادی کے کنارے پر لا کھڑا کیا ہے۔ اس لیے تو ۱۹۷۳ء میں امریکہ میں ہی اس تحریک کی زبردست مخالفت شروع ہوگئی تھی۔ اہل مغرب نے جب ایسے معاشرہ میں ناجائز بچوں کا سیلاب امڈتے اور گھروں کا سکون برباد ہوتے دیکھا تو خود ہی مزاحمت کرنے لگے۔ مگر افسوس کہ آج ہماری بعض نام نہاد ترقی یافتہ بیگمات پاکستانی ماؤں، بہنوں کو وہ میٹھا زہر دینے کی کوشش کررہی ہیں جو ان کے لیے جان لیوا ثابت ہوگا۔

عورتوں کے حقوق کا مغربی نعرہ، حقیقت کیا ہے؟

خاندانی نظام کی تباہی اور شادی کی ضرورت کا خاتمہ، تحریک نسواں کے بنیادی اہداف میں شامل رہا ہے۔ میری وولسٹن کرافٹ سے لے کر آج تک اس تحریک کی علمبردار تمام عورتوں نے خاندان کو اپنی جارحانہ تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ چونکہ خاندان مرد وزن کے آزادانہ اختلاط اور جنسی بے راہ روی کے راستے میں ایک اہم رکاوٹ ہے۔ اسی لیے اس کو اس تحریک کے علمبردار راستے کا پتھر سمجھتے ہیں۔ درج ذیل سطور میں پیش کردہ تحریک نسواں کی پر جوش مبلغات کے خیالات ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ میری وولسٹن کرافٹ کے بعد جس خاتون نے شادی کے ادارے پر حملہ کیا وہ جارج سینڈ (۱۸۷۶ء۔۱۹۰۴ء) تھی۔ یہ خاتون انتہائی درجہ اعصابی اختلاج کا شکار تھی۔ اس کی زندگی کا اسٹائل مردوں سے مشابہت رکھتا تھا۔ شادی کے ادارے کے متعلق اس کا کہنا ہے: ''میرے اس یقین میں کبھی کمی نہیں آئے گی کہ شادی کا ادارہ سب سے زیادہ قابل نفرت ادارہ ہے، مجھے ذرہ برابر شک نہیں ہے کہ جب نوع انسانی عقل کی طرف سفر کرے گی تو شادی کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔''

۲۔ انیسویں صدی کے وسط میں مسز ایبی۔ ایچ پرائس کا اس تحریک کے حوالے سے خاصا چرچا رہا۔ یہی موصوفہ تھی جو ۱۸۴۸ء کے عورتوں کے کنونشن کی روح رواں تھی۔ اس نے مذکورہ کنونشن میں مطالبہ کیا کہ ''عورتوں کو ملازمتیں دی جائیں تا کہ وہ شادی کی جھنجھٹ اور معاشی انحصار سے اپنے آپ کو آزاد کر سکیں۔''

۳۔ ۱۸۹۳ء میں الیزابرٹ گیمبل نے ''عورت کا ارتقاء'' کے عنوان سے کتاب تحریر کی۔ موصوفہ نے اپنی تخلیق کا نچوڑ بیان کیا کہ ''شادی نے عورت کو جنسی غلام بنا دیا ہے۔''

۴۔ جان اسٹورٹ مل نے ''عورتوں کی محکومیت'' کے نام سے کتاب لکھی۔ وہ حقوق نسواں کا جذباتی پرچارک تھا۔ اس کا یہ قول زبان زد عام رہا: ''شادی غلامی کی واحد صورت ہے جو

اب تک ہمارے قانون کے تحت جائز ہے، نکاح کا بندھن قانونی فحاشی کے مترادف ہے۔

۵۔ چارلٹ میگمن کا قول ہے: ''عورت اور مرد کے درمیان شادی کے بغیر جنسی تعلقات کو ہم بدکرداری نہیں سمجھتے۔''

۶۔ ڈبلیو آئی جارج نے ۱۹۱۳ء میں ایک مضمون میں اعلان کیا: تحریک نسواں کا اصل مقصد شادی کو ختم کرنا اور آزاد جنسی تعلقات کا قیام ہے۔

۷۔ میں غیر شادی شدہ اکیلی عورت کو قابل عزت سمجھتی ہوں۔ میری یہ پیش گوئی ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب شادی کے بغیر زندگی گزارنے والی اکیلی عورت شادی شدہ خواتین سے زیادہ قابل عزت سمجھی جائے گی۔ (مسز سلیسا برلے)

تحریک نسواں کی فکری دیگ کے تو یہ محض چند چاول ہیں مگر ان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں ہے کہ یہ تحریک بنیادی طور پر جنسی آوارگی اور شادی کے نتیجہ میں وجود میں آنے والے خاندانی نظام کو تباہی پر مبنی ہے۔

اہم مطالبات

۱۔ عورتوں کو ہر لحاظ سے مردوں کے مساوی حقوق دیے جائیں۔

۲۔ عورتوں کو گھروں میں قید کر کے نہ رکھا جائے۔

۳۔ اسلامی ممالک میں عورت کو پردے کی بے جا پابندی سے آزاد کیا جائے۔

۴۔ عورتوں اور مردوں کے لیے یکساں اخلاقی ضابطے مقرر کیے جائیں۔

۵۔ عورت کو گھر میں خاوند کی خدمت اور بچوں کی دیکھ بھال سے آزاد کر دیا جائے یا پھر اس کو اس کا معاوضہ دیا جائے۔

۶۔ شادی نے عورت کو جنسی غلام بنا دیا ہے لہٰذا عورت پر اس کی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔

۷۔ عورت کو طلاق کا حق تفویض کیا جائے۔

۸۔ اگر شوہر بیوی سے حقوق زوجین پورا کرنے کے لیے اصرار کرے تو اس پر زنا بالجبر کا مقدمہ درج کیا جائے جس کی کم سے کم سزا عمر قید ہو۔

۹۔ خاندان کے موجودہ ڈھانچے کو تبدیل کیا جائے کیونکہ یہ عورتوں کے استحصال کا ذریعہ ہے۔

۱۰۔ شادی کا خاتمہ اور آزاد جنسی تعلقات کا فروغ

۱۱۔ پاکستان سے حدود آرڈیننس کا خاتمہ

اہم مقاصد

خواتین کے عالمی دن کو جس انداز سے منایا جاتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس تحریک سے مندرجہ ذیل مقاصد حاصل کرنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے۔

۱۔اسلامی اقدار کی پامالی ۲۔نکاح کی حوصلہ شکنی اور جنسی آزادی کا فروغ

۳۔خاندانی نظام کی تباہی ۴۔پردہ کا خاتمہ

۵۔عورتوں کی بے راہ روی

یہ ہے ۸ مارچ خواتین کا عالمی دن' کیا اسلام نے عورتوں کے حقوق کا تحفظ نہیں کیا؟

اسلام آفاقی دین اور فطرت کے عین مطابق آسمانی شریعت ہے۔جس میں کسی قسم کی خامی کا تصور بھی نہیں ہے اس کے قوانین پروردگار عالم کی طرف سے نازل کردہ ہیں جو ہر لحاظ سے مرد اور عورت کے لیے یکساں مفید اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے یکساں فائدہ مند ہیں اور ان میں ترمیم کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔اسلام نے جہاں مردوں کو کچھ حقوق ادا کیے ہیں وہاں عورتوں کو بھی بے مثال اور قابل رشک حقوق سے نوازا ہے ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔ وہ حقوق جو مرد اور عورت کے لیے مساوی ہیں۔۲۔وہ حقوق جن میں عورت کو مرد پر برتری حاصل ہے۔۳۔وہ حقوق جن میں مرد کو عورت پر برتری حاصل ہے۔

مرد وزن کے مساوی حقوق

اسلام نے مرد اور عورت کے لیے جن حقوق میں مساوات کا اعلان کیا ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

۱۔ نیک اعمال اور ان کے اجر وثواب کا حق:

اللہ تعالیٰ نے بلاتخصیص ہر مرد وعورت کو یہ خوشخبری سنائی کہ جو نیک اعمال کا اہتمام کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث ٹھہرے گا۔ فرمایا:

''جس نے کوئی نیک عمل کیا (وہ) مرد ہو یا عورت جبکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور جو اعمال وہ کرتے تھے ان کا اجر اس سے بہتر دیں گے۔''

(النحل:۹۷)

۲۔ خانگی زندگی کے حقوق:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بات کا اعلان فرمایا کہ خانگی زندگی میں عورتوں کو بھی ایسے ہی حقوق حاصل ہیں جیسا کہ مرد کو ہیں ارشاد ہے:

﴿وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ . (البقرۃ:۲۲۸)

''ان عورتوں کو بھی ایسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ ان پر مردوں کے حقوق ہیں۔''

۳۔ ملکیت اور میراث کا حق:

یہودی مذہب میں عورت وارث نہیں بن سکتی چاہے وہ میت کی ماں، بیٹی، بہن یا بیوی ہی کیوں نہ ہو۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ اگر باپ فوت ہو جائے تو اس کے وارث صرف بیٹے ہی ہوں گے۔ (الاحکام الشریعہ ۲/۱۸۷)

☆ اگر بیٹی شرعی وارثوں میں موجود ہو تو وہ صرف نان ونفقہ کی مستحق ہوگی وہ بھی بلوغت تک اور شادی کرنے کی صورت میں وہ باپ کی جائیداد میں سے شادی کے اخراجات کی ہی

مستحق ہوگی۔(الاحکام الترغیب ۳/ ۱۴۵)

☆ اگر کسی عورت کا بیٹا یا بیٹی فوت ہو جائے تو ان کی ماں اپنی اولاد کی جائیداد کی وارث نہیں ہوگی۔(المقارنات المقابلات:۲۳۶)

☆ اگر خاوند پہلے فوت ہو جائے تو بیوی اپنے متوفی خاوند کی جائیداد میں وارث نہیں بن سکتی۔

مشرکین عرب کا دستور تھا کہ جب ان میں کوئی فوت ہوتا تو چھوٹی اولاد اور عورتوں کو وراثت سے محروم کر دیتے تھے صرف اس لیے کہ وہ جنگ میں حصہ نہیں لیتے تھے ان کا معروف قول یہ تھا:

لا یرث إلا من قاتل علی ظهور الخیل ۔

کوئی بھی ورثہ حاصل نہیں کر سکتا مگر وہ جو گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر جنگ لڑتا ہے۔''

اسی طرح ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں یہ اعلان واضح طور پر لکھا گیا تھا:''لڑکی باپ کی جائیداد کی وارث نہیں''(کتاب منو:۱/ ۱۹۹)

جبکہ اسلام نے عورتوں کو ملکیت اور وراثت کا حق عطا کیا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا﴾ . (النساء:۷)

''جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ کر مریں،تھوڑا ہو یا بہت،اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی،''

۴۔سماجی حقوق:

اسلام نے عورتوں کو مردوں کی طرح معاشرہ کا باعزت اور قابل احترام شہری قرار دیا۔

اسلام سے قبل عورتوں کے ساتھ ناروا سلوک برتا جاتا تھا انھیں تیسرے درجے کی مخلوق سمجھا جاتا تھا۔یہودیت،عیسائیت،ہندومت اور دیگر مذاہب میں عورت کو انسان نہیں سمجھا جاتا تھا۔

یہودیوں کے ہاں یہ نظریہ تھا:

''حوا نے آدم کو اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی پر اکسایا لہٰذا وہ مکار بدنیت اور نسل انسانی کی دشمن ہے۔'' (پیدائش)

عیسائیوں کے ہاں عورت کا معاشرتی مقام یہ تھا کہ 'عورت شیطان کے آنے کا راستہ ہے' وہ آدم کو شجرہ ممنوعہ کی طرف لے جانے والی، اللہ کا قانون توڑنے والی اور مرد کی غارت گری کرنے والی ہے حالانکہ مرد اللہ کی تصویر تھا۔

(Terlulion شارح انجیل)

ہندوؤں کا معروف عقیدہ ہے کہ عورت کی کوئی جداگانہ حیثیت نہیں وہ صرف پاؤں کی جوتی ہے جب تک گھس گھس کر ختم نہ ہو جائے اسے پاؤں میں ہی رکھو۔ خاوند مر جائے تو اسے بھی ساتھ ہی جلا ڈالو، اس کی اخروی نجات کا دارومدار صرف اور صرف خاوند ہے۔

کیا عورت بھول چکی ہے کہ امریکہ میں عورت کو ذبح کیا جاتا تھا اور اس کے سینہ کو کاٹ پھینکا جاتا تھا۔ ازبک باشندے ہر سال ایک خاص موسم میں نوجوان لڑکی کا سر کاٹا کرتے تھے تاکہ فصل اچھی ہو اور دوسرے موسم میں بوڑھے کو قربان کیا جاتا تھا تاکہ اس کی چمڑی سے قبیلہ کا کاہن اپنے جادو کی تکمیل کر سکے۔ یونانی کہا کرتے تھے عورت کے خوبصورت چہرے کے پیچھے نحوست چھپی ہے اور اس کی جبلت ہی برائی پر ہوتی ہے۔ ہالینڈ میں یہ قانون معروف تھا کہ شوہر بیوی کو جس طرح چاہے مار پیٹ سکتا ہے اور وہ اسے مار مار کر اسے کے قدم خون سے بھر دے تو بھی کوئی جرم والی بات نہیں۔

ان کے برعکس اسلام نے عورت کو معاشرے کا معزز ترین فرد قرار دیا ہے بلکہ اس کو دنیا میں مرد کے لیے بہترین ساتھی زندگی کی پہلی عمدہ شے اور مرد پر اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت قرار دیا ہے۔

فرمایا: ''دنیا سامان زینت ہے اور اس کا بہترین سامان صالحہ عورت ہے۔''

(مسلم: ١٤٦٩)

اور سماجی حقوق دیتے ہوئے فرمایا: ''لوگوں سنو! عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش

آؤ..... تمھیں ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنے کا حق نہیں سوائے اس صورت کے جب ان کی طرف سے کوئی کھلی نافرمانی سامنے آئے۔'' (ترمذی :۱۱۶۳)

رسول اللہ ﷺ نے عورت کے بارے میں بہت سی ہدایت دیں ہیں جن میں ایک یہ ہے: ''کامل مومن وہ ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھے ہوں اور تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے اچھے ہوں۔'' (ترمذی :۱۱۶۲)

۵۔حصول انصاف کا حق:

اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی یہ حق دیا ہے کہ وہ ناانصافی، ظلم اور عدم تحفظ کی صورت میں حصول انصاف کے لیے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور یہ کہ اسلامی عدالت پر لازمی ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی تحفظ فراہم کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہنے والے، اللہ کے لیے گواہی دینے والے ہوجاؤ، اگرچہ خود تمھارے خلاف یا ماں باپ، قرابت داروں کے خلاف ہو، چاہے کوئی مالدار ہو یا فقیر (بہرحال) اللہ تعالیٰ دونوں کا خیرخواہ ہے۔'' (النساء: ۱۳۵)

۶۔حصول تعلیم کا حق:

دین اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو یکساں حق دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں بشرطیکہ وہ تعلیم وتربیت عورتوں کی اخلاقی تعمیر میں معاون ہو اور دینی رجحان کو پختہ کرنے اور مثبت وتعمیری فکر اجاگر کرنے میں مددگار ہو۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں کہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے سے ان کو حیا منع نہیں کرتا۔'' (بخاری، کتاب العلم تعلیقاً)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا ہے مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ کس تعلیم کا؟ علامہ اقبال نے اسی حقیقت کو ان الفاظ میں ذکر کیا

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن

کہتے ہیں اس علم کو ارباب نظر موت

بیگانہ رہے اس سے اگر مدرسہ زن

ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت

۷۔ یکساں توجہ کا حق:

اولاد مذکر ہو یا مؤنث ان کے ساتھ ایک جیسا ہی سلوک کریں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جس نے اپنی بیٹی کو نہ تو زندہ درگور کیا اور نہ اس کو حقیر جانا اور نہ ہی بیٹے کو بیٹی پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔''

(ابو داود: ٥١٤٦ سنده صحيح)

ایک اور روایت میں فرمایا:

«اتقوا الله واعدلوا في أولادكم» (بخاری:٢٥٨٧)

''اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں میں عدل و مساوات کا معاملہ کرو۔''

وہ حقوق جن میں عورتوں کو مرد پر برتری حاصل ہے:

شاید اس بات سے بعض لوگ متفق نہ ہوں مگر حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو بعض ایسے حقوق عطا فرمائے ہیں جن میں اسے مرد پر برتری حاصل ہے۔ جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ قدموں تلے جنت کا حق:

پروردگار عالم نے سرور کونین ﷺ کی زبان اطہر سے یہ مہکتا ہوا اعلان جاری کروایا کہ «. . . فإن الجنة تحت رجليها» ''جنت اس (ماں) کے قدموں تلے ہے۔''

ترمذی، (٢٧٨١) وابن ماجه (٢٧٨١)

میرے خالق نے ماں کو ایسا مقام دیا

جنت کو ماں کے قدموں میں رکھ دیا

۲۔ماں اور حق خدمت

حق خدمت کے سلسلہ میں ماں کو باپ پر برتری عطا کی؟ صحابی رسول معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

اللہ کے رسول! نیکی کا زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أُمُّكَ ''تمھاری ماں'' صحابی نے پھر عرض کیا: ثُـمَّ مَـنْ؟ ''پھر کون'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: أُمُّكَ ''تمھاری ماں'' صحابی نے پھر عرض کیا: ثُـمَّ مَـنْ؟ ''پھر کون'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أُمُّكَ ''تمھاری والدہ محترمہ'' صحابی رسول نے پھر ہمت کر کے پوچھ لیا اس کے بعد تو آپ نے فرمایا: تمھارا باپ۔

الترمذی، البر والصلة: ۱۸۹۷ وأبوداود: ۵۳۳۹۔

۳۔خالہ بمنزلہ ماں سمجھنے کا حق:

اگر کوئی انسان والدہ کی نعمت سے محروم ہو جائے اور ماں کی پر بہار عاطفت کا سایہ اس کے سر سے ہمیشہ کے لیے اٹھ جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالہ کے ساتھ حسن سلوک اور اس کی خدمت کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ ماں کے قائم مقام ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں ایک بہت بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ».

''کیا تیری ماں زندہ ہے؟ (ایک روایت میں والدین کا ذکر ہے)

اس نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

«هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟»

''کیا تیری خالہ زندہ ہے اس نے کہا ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَبَرِّهَا» ''تو پھر اس کے ساتھ نیکی کر (تیرہ گناہ معاف ہو جائے گا)۔''

الترمذی ، الصلة ، باب ما جاء فی بر الخالة (١٩٠٤) صحیح

۴۔ بیٹیوں اور بہنوں کی بہترین پرورش اور اسلامی تربیت

اسلام نے والدین اور بھائیوں کو اولاد اور بہنوں کی پرورش، تعلیم و تربیت اور ان کو دینی رجحانات کا حامل بنانے کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ»

''جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ انکے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے حقوق ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس کے لیے جنت ہے۔''

الترمذی ، البر والصلة ، باب ما جاء فی النفقة علی البنات والأخوات (١٩١٦) وصحیح الترغیب (١٩٧٣)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آداب

سید الملائکہ کی سید الانبیاء کو نصیحتیں

تحریر.....مجیب الرحمٰن سیاف

((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاَحْبِبْ مَنْ اَحْبَبْتَ فَإِنَّكَ مَفَارِقُهُ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ))

''حضرت سھل بن سعد رضی اللہ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا اے محمد! جی لو جو جینا ہے یقیناً آپ رحلت فرمانے والے ہیں، جس سے چاہیں محبت کرلیں یقیناً آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں، جو چاہیں عمل کریں یقیناً آپ کو اس کا بدلہ دیا جائے گا، پھر کہا اے محمد ﷺ! مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیازی میں ہے۔''

المستدرك على الصحيحين ، الرقاق، ٧٩٢١، الصحيحة: ٨٣١ ،

اس حدیث مبارکہ میں سید الملائکہ یعنی جبرائیل علیہ السلام نے سید الأنبیاء جناب محمد ﷺ کو تین نصیحتیں اور دو خیر کی باتیں بتائی ہیں، تین نصیحتیں یہ ہیں۔

يَا مُحَمَّدُ، عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ

اے محمد! جی لو جو جینا ہے یقیناً آپ رحلت فرمانے والے ہیں

وَاَحْبِبْ مَنْ اَحْبَبْتَ فَإِنَّكَ مَفَارِقُهُ

جس سے چاہیں محبت کرلیں یقیناً آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں

وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ

جو چاہیں عمل کریں یقیناً آپ کو اس کا بدلہ دیا جائے گا

جی لو جو جینا ہے آخر موت ہے

جبرائیل علیہ السلام نے پہلی نصیحت یہ فرمائی کہ زندگی فانی ہے لہذا آخرت کی فکر کریں کو جو باقی رہنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی یہی بات رسول کریم ﷺ سے فرمائی ہے:

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ الزمر:۳۰۔

''بے شک آپ رحلت فرمانے والے ہیں اور بے شک وہ بھی مرنے والے ہیں۔''

جو اس دنیا سے دل لگا بیٹھے ہیں جنہیں یہ میٹھی لگتی ہے اور یہاں رہنا اچھا لگتا ہے اور وہ موت کو پسند نہیں کرتے ہیں موت سے بھاگتے ہیں ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ

تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تمھیں پالے گی، خواہ تم مضبوط قلعوں میں ہو۔ النساء ۷۸۔

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ الجمعة:۸۔

بلاشبہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو، سو یقیناً وہ تم سے ملنے والی ہے، پھر تم ہر پوشیدہ اور ظاہر چیز کو جاننے والے کی طرف لوٹائے جاوگے تو وہ تمھیں بتائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيَاةٍ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ البقرة :۹۸۔

''ان کا (ہر) ایک چاہتا ہے کاش! اسے ہزار سال عمر دی جائے، حالانکہ یہ اسے عذاب سے بچانے والا نہیں کہ اسے لمبی عمر دی جائے اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ موت کے فرشتے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان کی روح

قبض کرنے کے لیے) بھیجا گیا، جب وہ آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے انہیں تھپڑ مار دیا۔ وہ اپنے ربّ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کی:

اَرْسَلْتَنِی إِلَی عَبْدٍ لاَ یُرِیدُ المَوْت

تو نے مجھے جس بندے کی طرف بھیجا ہے وہ مرنا نہیں چاہتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((یَضَعُ یَدَهُ عَلَی مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِکُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ یَدُهُ بِکُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ))

''دوبارہ ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ کسی بیل کی پشت پر ہاتھ رکھیں۔ ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے اتنے سال عمر (مزید) مل جائے''۔

(ملک الموت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا یہ پیغام پہنچایا)۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

أَیْ رَبِّ! ثُمَّ مَاذَا؟

''اے اللہ! اس کے بعد کیا ہوگا؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ثُمَّ المَوْتُ

''پھر موت آجائے گی''۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

فَالآن

''پھر ابھی ٹھیک ہے۔''

اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی:

فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ یُدْنِیَهُ مِنَ الاَرْضِ المُقَدَّسَةِ رَمْیَةً بِحَجَرٍ

کہ آپ کو ارضِ مقدس کے اتنا قریب کردے جتنی دور پتھر ہوسکتا ہے (اللہ تعالیٰ نے یہ درخواست قبول فرمائی اور ارضِ مقدس کے قریب وفات دی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو آپ کی قبر مبارک دکھا دیتا جو راستے کے کنارے سرخ ٹیلے کے قریب ہے''۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''موت کا فرشتہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس روح قبض کرنے آیا اور کہا: اپنے ربّ کے پاس چلیے۔ موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار کر موت کے فرشتے کی آنکھ پھوڑ دی''۔

صحیح بخاری، أحادیث الأنبیاء، باب وفات موسٰی و ذکر (۳٤۰۷).

سید ولد آدم کے لیے بھی یہ دن آیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر مبارک کے تریسٹھ سال پورے کر چکے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی تو اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (مدینے کی بالائی جانب) مقام سنح پر تھے تو عمر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی عمر سمجھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات نہیں آئی اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھائے گا اور آپ رضی اللہ عنہ کئی لوگوں کے ہاتھ اور ٹانگیں کاٹ ڈالیں گے۔

اتنے میں حضرت ابو بکر بھی تشریف لائے اور سیدھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں ہی تشریف لے گئے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے چادر ہٹائی (دیکھا کہ واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما چکے ہیں) تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا اور فرمایا:

((بِأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی طِبْتَ حَیًّا وَمَیِّتًا وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَا یُذِیقُكَ اللَّهُ الْمَوْتَتَیْنِ أَبَدًا))

''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ اپنی زندگی اور موت دونوں میں اچھے تھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دو دفعہ موت کبھی بھی نہیں دے گا''۔

یعنی جو موت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی ہوئی تھی وہ آ چکی ہے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہونے کے بعد زندہ ہو کر دوبارہ نہیں فوت ہوں گے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حجرہ سے باہر نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا اے قسمیں کھانے والے شخص (عمر) ٹھہر جاؤ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو عمر رضی اللہ عنہ خاموش

ہو کر بیٹھ گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا:

((أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ))

''تم میں سے جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کیا کرتا تھا تو (اسے جان لینا چاہیے کہ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما چکے ہیں لیکن جو شخص اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا تو (اسے جان لینا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ زندہ ہے وہ کبھی نہیں فوت ہوگا۔''

(پھر یہ آیات تلاوت کیں)

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ (الزمر:۳۰)

''(اے محمد) آپ بھی فوت ہونگے اور یہ لوگ بھی۔''

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ﴾ آل عمران(۳/ ۱٤٤)

''اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف (اللہ کے) پیغمبر ہیں اُن سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ (یعنی مرتد ہو جاؤ) گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔''

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ میں نے جونہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا انتہائی متحیر اور دہشت زدہ ہو کر رہ گیا پاؤں میں کھڑا رہنے کی سکت نہ رہی اور اس آیت کی تلاوت سن کر زمین پر گر پڑا کیونکہ میں جان گیا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی ہے۔ لوگ (ابوبکر کا خطاب سن کر) پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

بخاری، المناقب، فضائل ابو بکر رضی اللہ عنہ (۳٦٦۷) والمغازی، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته (٤٤٥٤)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ایک دن میں اور میری والدہ گارے سے کسی چیز کو یعنی اپنے مکان کی دیواروں یا چھت کو لیپ پوت رہے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہماری طرف ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حالت میں دیکھ کر فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے (یعنی یہ لیپ پوت کس وجہ سے ہو رہی ہے؟) میں نے عرض کیا کہ اس چیز (یعنی دیواروں یا چھت) کی درستی و مرمت کر رہے ہیں (یا اس کو اس لئے لیپ پوت رہے ہیں تاکہ اس میں پختگی آجائے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امر، (موت) اس سے بھی زیادہ جلد آنے والی ہے۔''

ابو داود، الأدب، باب ما جاء فی البناء (٥٢٣٥) وترمذی (٢٣٣٥) صحیح

جس سے چاہو محبت کرو آخر اس سے جدا ہونا ہے

جس سے بھی آپ کی محبت ہوگی اس سے آپ جدا ہو جائیں گے یا وہ آپ سے جدا ہو جائے گا، وہ اگر کوئی انسان ہے تب یا دنیا کی کوئی اور چیز ہے تب جدائی لازم ہے وصال ہمیشہ نہیں ہے۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

''میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے کہا کہ ہم سے ملنے کا وقت آگیا ہے؟ کہتے ہیں میں نے کہا اے اماں جان! کم ملنے سے محبت زیادہ ہوتی ہے۔۔۔ابن عمیر کہنے لگے نبی سے جو آپ نے قابل تعجب چیز دیکھی ہے وہ بیان کریں۔راوی کہتے ہیں کہ وہ خاموش ہوگئیں پھر کہنے لگیں ایک رات آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے چھوڑ دو رات میں اللہ کی عبادت میں گزارنا چاہتا ہوں، تو میں نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ کا قرب پسند کرتی ہوں اور آپ کی پسند مجھے محبوب ہے، کہتی ہیں کہ آپ کھڑے ہوئے وضو فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی، کہتی ہیں کہ آپ مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ آپ کی گود تر ہوگئی، کہتی ہیں کہ پھر رونے لگے اور مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ ڈاڑھی تر ہوگئی، کہتی ہیں پھر رونے لگے اور مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ زمین تر ہوگئی۔پھر جب بلال نماز کی اطلاع دینے آئے تو آپ

کو روتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے آپ کیوں رو رہے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پیچھے تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں'' صحیح ابن حبان: ٦٢٠، الصحیحة٦٨۔

اللہ کا فرمان ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ، الزمر:٩۔

''(کیا یہ بہتر ہے) یا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے عبادت کرنے والا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے؟ کہہ دے کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے؟ نصیحت تو بس عقلوں والے ہی قبول کرتے ہیں۔''

انسان کو ایسے عمل سے محبت کرنی چاہیے جو اللہ کی محبت کے قریب کر دے اور اسے اپنی موت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ تاکہ نیکی کے تمام اعمال میں حسن پیدا ہو سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اذْكُرِ الموت فی صلاتك، فإنَّ الرَّجُلَ إذا ذكر الموت فی صلاته لَحَرِيٌّ ان يُحْسِنَ صلاتَه، وَصَلِّ صلاةَ رَجُلٍ لا يَظُنُّ أَنَّهُ يُصَلِّی صلاةً غيرَهَا -- الصّحيحة١٤٢١، ٢٨٣٩،

''موت کو اپنی نماز میں یاد رکھو، کیونکہ آدمی جب موت کو اپنی نماز میں یاد رکھے گا تو پھر اپنی نماز کو اچھے انداز سے ادا کرے گا، اور ایسے شخص کی طرح نماز ادا کر، جسے اس کے سوا نماز ادا کرنے کی امید نہ ہو۔''

عمل کرو تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا

ارشاد باری ہے: ﴿مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾

''جو شخص نیکی لائے گا اسے اس سے بہتر ملے گا'' (سورۃ القصص:٨٤)

﴿مَن جَاء بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (سورۃ الانعام:١٦٠)

''جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کا دس گنا (زیادہ بدلہ) ملے گا۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ))

(الزلزلۃ:٧۔٨۔

پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

((يا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا، فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ، فَلا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ))مسلم ٢٥٧٧۔

''اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں کہ جنہیں میں تمہارے لئے اکٹھا کر رہا ہوں پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا تو جو آدمی بہتر بدلہ پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو بہتر بدلہ نہ پائے تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے''

قرآن مقدس میں ارشاد ہے:

﴿افَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ﴾

کیا ہم فرماں برداروں کو مجرموں کی طرح کر دیں گے۔؟

ایسا ہرگز نہیں بلکہ ہر ایک اپنے عمل کا بدلہ پائے گا فرمان الٰہی ہے

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴾ فصلت:٤٦۔

''جس نے نیک عمل کیا سو اپنے لیے اور جس نے برائی کی سو اسی پر ہوگی اور تیرا رب اپنے

بندوں پر ہرگز کوئی ظلم کرنے والا نہیں۔''

﴿اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (سورة الاعراف:٥٦)

''بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔''

نیکی گناہوں کو مٹا دیتی ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ (هود:١١٤)

''دن کے دونوں سروں (یعنی صبح وشام) میں نماز قائم رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔''

مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ اَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ)) الفتح:٢٩۔

محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔

((إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْئًا وَاَقْوَمُ قِيلًا)) المزمل:٦۔

بلاشبہ رات کو اٹھنا (نفس کو) کچلنے میں زیادہ سخت اور بات کرنے میں زیادہ درستی والا ہے۔

حضرت جابرؓ سے ہے وہ کہتے ہیں:

((مَنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ))

''جس نے رات کو کثرت سے نماز (نفل) پڑھی اس کا چہرہ دن کو خوبصورت ہوگا۔''

سنن ابن ماجة:۱۳۳۳۔

رسول اللہ ﷺ کی ایک طویل حدیث میں ہے:

''یہاں تک کہ جب اللہ دوزخیوں میں سے جن پر مہربانی کرنا چاہے گا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کی پرستش کرتے تھے وہ نکال لیئے جائیں، پس فرشتے انہیں نکال لیں گے اور فرشتے انہیں سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے، اللہ تعالیٰ نے (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے''

بخاری، الاذان، باب فضل السجود ٨٠٦، ومسلم:١٨٢۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر ہنستے (خوش ہوتے) ہیں، ایک وہ شخص جو سخت سردی کی رات اپنے بستر سے اٹھا، وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑا ہو گیا، تو اللہ عزوجل فرشتوں سے کہتے ہیں میرے اس بندے کو اس کام پر کس نے ابھارا ہے؟ تو وہ جواب میں کہتے ہیں، جو تیرے پاس ہے اس کی امید نے، اور تیرے خوف سے۔ تو اللہ عزوجل کہتے ہیں میں نے اسے وہ چیز عطا کر دی ہے جس کی وہ امید لیے بیٹھا ہے اور اسے میں نے خوف سے امن عطا کر دیا ہے۔'' صحیح الترغیب:٦٣٠۔

رات کی نماز کو، نمازِ تہجد، قیام اللیل، نفلی نماز اور نمازِ تراویح کا نام دیا جاتا ہے۔ حضرت بلال بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تہجد ضرور پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے اور تمہارے لیے قرب الٰہی کا سبب ہے اور گناہوں کے دور ہونے کا سبب ہے اور یہ گناہوں سے باز رکھنے والا ہے''۔

ترمذی، الدعوات، باب فی دعا النبی ﷺ (٣٥٤٩) و ابن خزیمة (١٣٥) والطبرانی فی الکبیر (٨/ ١٠٩) صحیح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بالجزم حکم تو نہیں دیتے تھے البتہ قیام

رمضان کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کی امید سے قیام رمضان (نماز تراویح) میں شرکت کی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں'' ترمذی، الصوم، (۸۰۸)

مومن کا غلبہ اور قوت لوگوں سے بے نیازی میں ہے

لوگوں سے سوال کرنا، اور ہاتھ پھیلانا انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے شریعت اسلامیہ نے اس کی بہت مذمت کی ہے کہ ایسے لوگ جب کل قیامت کے دن رب کے حضور پیش ہوں گے تو ان کے چہروں پر گوشت تک نہیں ہوگا اور دنیا میں اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ معاشرے سے احترام ایسے لوگوں کا اٹھ جاتا ہے ہر ایک ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر دنیا اور آخرت دونوں کی عزت چاہتے ہیں اور اللہ اور لوگوں کا محبوب بننا چاہتے ہیں کہ تو اس کے لیے رسول اللہ نے ایک بہترین نسخہ بیان فرمایا ہے:

((اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ)) ابن ماجه ٤١٠٢۔صحيح

''دنیا سے بے رغبتی کر اللہ تجھ سے محبت کریں گے۔ جو لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جا، لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔''

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''وہ کامیاب ہے جسے اسلام کی رہنمائی ملی، اور اس کی گزران برابر برابر ہے، اور وہ اس پر قناعت کرتا ہے۔'' مستدرك حاكم: ٧١٤٤صحيح

ترمذی کی روایت میں ہے کہ: ''اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے جسے اسلام کی رہنمائی مل گئی، اور اس کی گزران برابر برابر ہے'' اور وہ اس پر قناعت کرتا ہے۔'' جامع ترمذی: ۲۳۴۹۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تراشے

سنہری SMS

میاں شہباز شاکر (حال مقیم سعودی عرب)

جس شخص کی سانس نکل جائے وہ زندہ نہیں رہتا، لیکن جس انسان سے احساس نکل جائے وہ انسان ہی نہیں رہتا۔

❁.....❁.....❁

رشتوں کا نہ ہونا اتنا تکلیف دہ نہیں، جتنا رشتوں کے ہوتے ہوئے احساس کا مر جانا۔

❁.....❁.....❁

میں نے کچھ لوگ ایسے غریب بھی دیکھے ہیں، جن کے پاس پیسے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

❁.....❁.....❁

ہر آدمی اپنا درخت الگ الگ اگانا چاہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انسانیت کا باغ تیار نہیں ہوتا۔

❁.....❁.....❁

ہر بیوی اپنے شوہر کے لیے ملکہ نہیں ہوتی، لیکن ہر بیٹی اپنے باپ کے لیے شہزادی ضرور ہوتی ہے

❁.....❁.....❁

تیرے عمل سے تیرا پریشان ہونا
ورنہ مشکل نہیں مشکل آسان ہونا

دونوں عالم پہ ہو حکومت تیری اے مسلم
تو سمجھ جائے اگر اپنا مسلمان ہونا

❁.....❁.....❁

لفظ کہنے والے کا کچھ نہیں جاتا
لفظ سہنے والے کمال کرتے ہیں

❁.....❁.....❁

قارئین کرام! مجلہ ''المحمدیہ'' خود پڑھئے.....دوست واحباب کو تحفہ
میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

Al.Haseeb
JEWELERS
ALEADINGNAMEQUALITYJEWELRY

پروپرائیٹر
تنویر حسین

الحسیب جیولرز

سونے چاندی کے دلکش اور خوبصورت زیورات بنوانے کیلئے تشریف لائیں

مین بازار چوک فوارہ حاصل پور
Ph: 062-2449266 - 0302-3330300

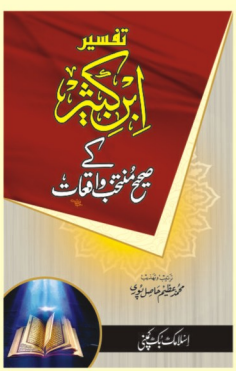

اس کتاب میں:

امام ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں جن واقعات کو بطور تفسیر بیان کیا ہے، ان میں سے صحیح صحیح کا چناؤ کر کے واعظین، خطباء اور عام قارئین کے لیے الگ سے بہترین واقعات کو جمع کیا گیا ہے، یقیناً یہ کتاب تفسیر القرآن کا ہی ایک حصہ ہے جو ہر عام وخاص کے لیے مفید ہے۔ آج ہی اس کتاب کو پڑھئے، پڑھائیے اور اپنی لائبریری کی زینت بنائیے۔

ملنے کا پتہ

اسلامک بک کمپنی
امین پور بازار بالمقابل بینک آف پنجاب فیصل آباد پاکستان 041-2647308 - 0321-6607308
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان 0333-6607308 - 0300-8658535
e-mail: islamicbookcompany@gmail.com